آہِ آہِ آہِ حسین

روزِ عاشور ہے حشر کی گھڑی آہِ آہِ آہِ حسین
خاک پر بےکفن لاشیں ہیں پڑی آہِ آہِ آہِ حسین

فاطمہ و علی کے گلعزاروں کو
لوٹا ظالموں نے دین کی بہاروں کو
کھیتی ہو گئی تباہ کیوں ہری بھری آہِ آہِ آہِ حسین

بازوئے حسین نہر پر ہے خوں میں تر
مشک اور عَلَم کہیں پڑے ہے خاک پر
کیسے دیکھیں گے حسین لاشۂ جری آہِ آہِ آہِ حسین

سینہ چھلنی ہوگیا ہے شہ کے لال کا
پیری کی عَصیٰ ہے جو اٹھارہ سال کا
خاک میں مٹی شباہتِ پیمبری آہِ آہِ آہِ حسین

خیمے میں تڑپ رہی ہے بانو دلِ فگار
تیر کا نِشانہ بن چُکا ہے شِیرخوار
ننّھا لال روزِ حشر کا وہ مُشتری آہِ آہِ آہِ حسین

وقتِ ذبح کہتے تھے حسین شمر سے
ٹھہر جا لعین تھوڑی دیر دیکھ لے
خیمے کے در پہ ہے ابھی بہن کھڑی آہِ آہِ آہِ حسین

اتنی بات بھی نہ مانی شہ کی شمر نے
اور بہن کے سامنے ہی ہائے بھائی کے
سُوکھے حلق پر چلادی شمر نے چُھری آہِ آہِ آہِ حسین

زخموں سے ہے چُور جسمِ شاہِ کربلا
سجدۂ دعا میں کس طرح جُھکے بھلا
گرم ریت اور جبیں ہے خون میں بھری آہِ آہِ آہِ حسین

کانٹے کس طرح نکالے پاؤں سے اسیر
ہتھکڑی میں جو بندھے ہے دستِ دستگیر
اور پاؤں میں ہے بھاری بیڑیاں پڑی آہِ آہِ آہِ حسین

کربلا نظر کے سامنے دِکھائی دے
سیفِ دیں حسینی داعی نے وہ شان سے
پُر اَلم شہادتِ حسین ہے پڑھی آہِ آہِ آہِ حسین

حشرِ غم اُٹھائے جاؤ مولیٰ حشر تک
ہم کو یوں رُلائے جاؤ مولیٰ حشر تک
آپ کے سبب عزا کی رونقیں بڑھی آہِ آہِ آہِ حسین

جب حسینی داعی نعرہ آہ کا بھرے
آنکھوں سے سَنگ دل کے بھی اُمڈ پڑے
ذکرِ شاہِ کربلا میں اشکوں کی لڑی آہِ آہِ آہِ حسین

شاکرِ الم ہوں میں فقیر شاہ کا
مجھ پہ وہ کرم ہوا ہے اشکِ آہ کا
مل گئی ہے آٹھ[۸] خُلد کی خوشی بڑی آہِ آہِ آہِ حسین